يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن و سنت اور علمائے امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف
فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان

ترجمہ و تحقیق
فضیلۃ الشیخ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر

یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّی وَعَدُوَّکُمْ أَوْلِیَآءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:
فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبد الحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم وتعلیق:
ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

ساری انسانی تاریخ پر ایک طائرانہ اور سرسری نگاہ دوڑائی جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی کہ ہر زمان ومکان میں سرکش اور باغی لشکروں کا یہ طرز عمل رہا ہے۔اسی بناء پر تو کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے؟

"لَا یَسْتَطِیْعُ فَرْدٌ وَاحِدٌ أَنْ یُّذِلَّ أُمَّةً بِأَسْرِهَا "

"فرد واحد کبھی ساری کی ساری امت کو ذلت ورسوائی کے گڑھے میں نہیں ڈال سکتا اس کو امت کے دیگر افراد کا ساتھ ضرور حاصل ہوتا ہے۔)

اصل ذمہ دار اور اس کا معاون سزا میں برابر:

اس بناء پر علماء کرام اور ائمہ عظام نے اپنی اپنی تالیفات وتصنیفات میں ایسی قوم کے معاملہ کو ڈسکس (Discuss) کیا ہے جس معاملہ میں بہت زیادہ لوگ شریک ہوتے ہیں ۔بعض اس معاملہ میں اصل ذمہ داران اور ایکٹو پارٹنرز (Active partners)ہوتے ہیں۔جبکہ بعض فقط معاون،مددگار اور کارکنان ہوتے ہیں۔

عربی زبان میں ایسے معاملے میں اصل ذمہ دار کو "المباشر" کہا جاتا ہے اور محض مددگار اور معاون کو "الردء" کہا جاتا ہے ۔علماء کرام نے اس مسئلہ "کیا دونوں قسم کے افراد نفع ونقصان میں،ثواب وعذاب میں اور جزاء اور سزا میں برابر ہوں گے۔" پر واضح رہنمائی فرمائی ہے۔

اس بارے میں جو راجح اور واضح موقف ہے وہ یہی ہے کہ جب کسی قوم میں بعض لوگ بعض لوگوں کی مدد ومعاونت کرتے ہیں وہ ایک ہی گروہ شمار کیا جاتا ہے۔ان کا معاملہ بالکل برابر ہو گا۔چاہے کوئی اصل ذمہ دار ہو یا اس کا معاون ومددگار۔
سنتِ رسول ﷺ اور خلفاء راشدین کا عمل اسی موقف کی تصدیق وتائید کرتا ہے بلکہ اگر گہرائی (Deeply) میں جاکر دیکھا جائے تو معاملہ اس سے کہیں آگے معلوم ہوتا ہے۔رسول اللہ ﷺ سے اگر کسی قوم کا کوئی طے کیا ہوا معاہدہ ہوتا ہے۔اس کو کچھ لوگ (یعنی بڑے بڑے لیڈر اور ذمہ داران) توڑ ڈالتے اور بعض لوگ محض خاموش تماشائی بنے رہتے۔ان خاموش تماشائیوں کی خاموشی ان کی طرف سے رضا اور اقرار پر مہر تصدیق ثبت کررہی ہوتی ۔سید الاوّلین والآخرین ،امام الانبیاء والمرسلین، امیر الجهاد والمجاهدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ دونوں قسم کے افراد کے ساتھ ایک جیسا ہی معاملہ کرتے

۔ حالانکہ معاہدہ توڑنے والے چند بددیانت، خائن، سرکش اور باغی ہوتے۔ ان کی بنا پر ہی "نقض عہد" کی سزا تمام کو ملتی۔ قوم کے باقی افراد کی خاموشی ان کو سزا میں شامل کر دیتی۔ [89]

آئندہ آنے والی گفتگو میں ہم ان شاء اللہ اس مسئلہ کو اور زیادہ وضاحت سے پیش خدمت کریں گے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی مدلل و مفصل وضاحت:

مجدد ملت شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَإِذَا كَانَ الْمُحَارِبُوْنَ الْحَرَامِيَّةُ جَمَاعَةٌ ، فَالْوَاحِدُ مِنْهُمْ بَاشَرَ الْقَتْلَ ، وَالْبَاقُوْنَ لَهُ أَعْوَانٌ وَ رِدْءٌ لَهُ ، فَقَدْ قِيْلَ: إِنَّهُ يُقْتَلُ الْمُبَاشِرُ فَقَط ، وَالْجُمْهُوْرُ عَلَى أَنَّ الْجَمِيْعَ يُقْتَلُوْنَ ، وَلَوْ كَانُوْا مِائَةً ، وَ أَنَّ الرِّدءَ وَالْمُبَاشِرَ سَوَاءٌ ، وَهٰذَا هُوَ الْمَاثُوْرُ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّشِدِيْنَ ، فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ رَبِيْئَةَ الْمُحَارِبِيْنَ ، وَالرَّبِيْئَةُ هُوَالنَّاظِرُ الَّذِيْ يَجْلِسُ عَلَى مَكَانٍ عَالٍ ، يَنْظُرُ مِنْهُ لَهُمْ مَنْ يَّجِيْئُ ، وَلِأَنَّ الْمُبَاشِرَ إِنَّمَا تَمَكَّنَ مَنْ قَتْلِهِ بِقُوَّةِ الرِّدءِ وَ مَعُوْنَتِهِ ، وَالطَّائِفَةُ إِذَا انْتَصَرَ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ حَتّٰى صَارُوْا مُمْتَنِعِيْنَ فَهُمْ مُشْتَرِكُوْنَ فِي الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ كَالْمُجَاهِدِيْنَ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ﴿اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ......﴾

يَعْنِي أَنَّ الْجَيْشَ إِذَا مِنْهُ سَرِيَّةٌ فَغَنِمَتْ مَالًا فَإِنَّ الْجَيْشَ يُشَارِكُهَا فِيْمَا غَنِمَتْ ، لِأَنَّهَا بِظَهْرِهِ وَ قُوَّتِهِ تَمَكَّنَتْ لٰكِنْ تُنَفِّلُ عَنْهُ نَفْلًا ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ أَنْصَارُهَا مِنْهَا فِيْمَا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ۔" [90]

---

89 جرم کرنے والا ایک ہو مگر باقی افراد کی تائید اس کو حاصل ہو تو عذاب میں سب شریک ہوتے ہیں اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قوم ثمود کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ○ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ○ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ○﴾ (القمر=۵۴:۲۹-۳۱)

"انہوں نے اپنے ساتھی (قدار بن سالف) کو آواز دی جس نے وار کیا اور اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں۔ پس کیونکر ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔ ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی پھر وہ ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کی روندی ہوئی باڑ۔"

اسی طرح تیسویں پارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا ○ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقٰهَا ○ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ○ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰهَا ○﴾ (الشمس=۹۱:۱۱-۱۴)

"(قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث جھٹلایا۔ جب ان میں ان کا بڑا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا۔ انہیں اللہ کے رسول (جناب صالح علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری کی (حفاظت کرو)۔ ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو جھوٹا سمجھ کر اس اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں، پس ان کے رب نے ان کے گناہوں کے باعث ان پر ہلاکت ڈالی۔ پھر ہلاکت کو عام کر دیا اور اس بستی کو برابر کر دیا۔" مذکورہ بالا دونوں آیات سے معلوم ہوا کہ اونٹنی کی ٹانگیں کاٹنے والا ایک شخص تھا۔ مگر باقی افراد کا اس کو تعاون، تائید اور ہلاشیری حاصل تھی۔ اس وجہ سے وہ سب کا برابر جرم سمجھا گیا اور سب پر ہی عذاب نازل ہوا۔

"جب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے والے ﴿مُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ اور کسی شخص کو ناجائز قتل کرنے والے افراد ایک پوری جماعت اور گروہ کی شکل میں ہوں اور ایک ان میں سے اصل ذمہ دار، سرکردہ اور سرغنہ ہو۔ باقی افراد اس کے معاون، مددگار اور چیلے چمچے ہوں۔ تو اس بارے میں ایک قلیل اور شاذ قسم کی رائے یہ ہے کہ صرف بڑے سرغنہ کو ہی بدلے میں قتل کیا جائے گا اور اس کے معاونین اور حامیوں کو چھوڑ دیا جائے گا۔ جبکہ علماء اسلام، فقہاء عظام اور محدثین کرام میں سے اکثر و پیشتر کا فتوٰی یہی ہے کہ وہ (سرغنہ لیڈر اور اس کے معاونین) سب کے سب قتل کر دیے جائیں گے، اگرچہ ایک قتل میں سو افراد شریک ہوں۔ اس لیے کہ سرکردہ لیڈر و قائد اور اس کے حامی و مددگار اس بارے میں ایک دوسرے کے ساتھ جرم میں برابر کے حصہ دار ہیں۔ خلفائے راشدین سے بھی یہی موقف منقول ہے۔ خلیفہ ثانی، مرادِ رسول سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے محاربین (ڈاکوؤں اور لٹیروں) میں شامل اس شخص کو بھی قتل کروایا تھا جو کسی اونچی جگہ بیٹھ کر فقط قتل و غارت کرنے والے گروہ کو معلومات فراہم کر رہا تھا۔ اور ان کے لیے ریکی (جاسوسی) کر رہا تھا۔

"رَبِيْئَةٌ" اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کسی بلند ٹیلے اور مقام پر بیٹھ جاتا ہے اور وہاں سے وہ تمام حالات و واقعات اور اپنے ہدف کے بارے میں معلومات جمع کرتا ہے اور اپنے گینگ کے افراد کو بدستور پہنچاتا ہے۔ تاکہ وہ اس کے مطابق اپنی منصوبہ بندی کر سکیں۔ کوئی بھی ڈاکو اور قاتل اپنے دشمن کو قتل کرنے کی قدرت اس وقت پاتا ہے جب اس کو اپنے کسی ماتحت اور جیالے کی مدد و معاونت حاصل ہو۔

لہٰذا یاد رکھیے! یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ جب بعض لوگ بعض کا تعاون کریں اور سپورٹ فراہم کریں۔ پھر اس تعاون اور سپورٹ کے نتیجے میں وہ ایک مضبوط اور ناقابل تسخیر قوت والی جماعت اور گروہ بن جائیں۔ پھر وہ جو بھی اچھا یا برا کام سرانجام دیں گے تو اس کے ثواب و عذاب اور نفع و نقصان میں سب کے سب شریک اور پارٹنر ہوں گے اور ایک اچھے کام کو سرانجام دینے کی بات کو مجاہدین کی مثال سے سمجھا جا سکتا ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

90 مجموع الفتاوی 28...../318,312,311

(اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاءُ هُمْ: يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَ يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ ـ يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلٰى مُضْعِفِهِمْ وَ مُتَسَرِّيْهِمْ عَلٰى قَاعِدِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ ، وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِي عَهْدِهٖ ـ) [91]

① اہل اسلام کے خون برابر ہیں: یعنی سزا میں کسی کے ساتھ کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔ قانونِ اسلام کی نظر میں سب مجرم برابر ہیں۔

② معمولی مسلمان بھی کسی کافر کو امن فراہم کر سکتا ہے۔اور اس معمولی مسلمان کے معاہدۂ امن کو پورا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

③ اسی طرح کسی دور دراز علاقے میں رہنے والا مسلمان بھی کسی کافر کو پناہ دے سکتا ہے۔اگرچہ اس سے قریب والا شخص بھی موجود ہو۔

④ اپنے مخالفین کے مقابلے میں مسلمان یکمشت اور متحد ہوتے ہیں۔

⑤ جس شخص کی سواریاں طاقتور اور تیز رفتار ہوں وہ اس شخص کو اپنے ساتھ لے کر چلے جس کی سواریاں کمزور اور سست رفتار ہوں۔

⑥ اسی طرح اگر کسی بڑے لشکر میں سے ایک گروہ الگ کر کے کسی کاروائی پر بھیجا جائے۔اس گروہ میں شامل ہر شخص اپنے دشمن کے علاقہ سے جو بھی مال غنیمت حاصل کرے اس مال غنیمت میں سے اس شخص کو بھی ضرور حصہ دے جو پیچھے لشکر میں بیٹھا رہا ہے۔اگرچہ وہ اس کاروائی میں شامل نہیں ہوا۔ جس سے یہ مال غنیمت حاصل ہوا ہے۔

---

91 صحیح ابی داؤد=کتاب الجهاد: باب فی السرية ترد علی أهل العسكر، الحديث239 وكتاب الديات:باب أيقاد المسلم بالكافر، الحديث:3797- صحیح سنن النسائی=كتاب القسامة:باب القود بين الاحرار والمماليك فی النفس، الحديث: 4412-4413 وباب سقوط القود من المسلم للكافر، الحديث:4421-3320- صحیح ابن ماجة=كتاب الديات :باب المسلمون تتكافأ دماءهم، الحديث: 2172-2174 ، مسند احمد:2/122، 119، 192، 180، 215، 211